13634- تلف کردہ اشیاء کے احکام

سوال

کسی شخص سے دوسرے کا مال تلف ہونے کی صورت میں کیا حکم ہے ؟ اور کیا قصدا یا بغیر قصد تلف ہونے کی صورت میں حکم مختلف ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

اللہ سبحانہ وتعالی نے لوگوں کے مال پر زیادتی
وظلم کرنے اور ناحق حاصل کرنے کو حرام قرار دیا ہے ، اور بغیر کسی حق کے تلف کردہ اشیاء
کا ضامن ہونا مشروع کیا ہے چاہے وہ غلطی سے ہی تلف ہوجائے ، لھذا جس نے بھی کسی
دوسرے کی چیز یا مال ضائع کردیا اور وہ مال بھی محترم اور قیمتی ہو اور صاحب مال کی
اجازت کے بغیر ضائع کیا جائے تو اس حالت میں ضمان واجب ہوگی یعنی اس کی قیمت یا اسی
طرح کی چیز ادا کرنا ہوگی ۔

اور جب کوئی جانور کسی سوار یا اسے ہانکنے والے کے ہاتھ میں ہو جو وہ اس کے اگلے
حصہ کے نقصان کا ضامن ہوگا مثلا اس کے منہ اور اگلے پاؤں میں نہ کہ اس کے پچھلے حصہ
کا مثلا اس کا پچھلا پاؤں اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ٹانگ کی کوئی جنایت نہیں وہ رائیگاں ہے ۔

اور ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت میں ہے :

(جانور کی ٹانگ میں کچھ نہیں وہ رائیگاں ہے) ۔

عجماء چوپائے کو کہا جاتا ہے اور بات نہ کرنے کی بنا پر اسے عجماء یعنی بے زبان کا نام
دیا گیا ہے ، اور جبار جیم پر پیش کا معنی ہے ک چوپائے کی کوئی جنایت نہیں بلکہ وہ
رائیگاں ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(ہر بے زبان چوپایہ مثلا گائے اور بکری وغیرہ جب وہ خود کوئی نقصان کریں تو ان کی
جنایات غیر مضمون ہوگی مثلا اگر کسی کے ہاتھ سے کوئی جانور بھاگ جائے اور کچھ نقصان

کردے تو کسی پر بھی کوئی ضمان نہیں ہوگی جب تک کہ وہ کاٹ کھانے والا نہ ہو اور نہ ہی اس کے مالک میں رات کے وقت یا مسلمانوں کے بازار اور لوگوں کے جمع ہونے والی جگھوں سے اس کی حفاظت کرنے میں کوئی کوتاہی سے کام لیا ہو۔

کئی ایک کا یہی کہنا ہے کہ : جب جانور بھاگا ہوا ہو یا پھر وہ اپنے آپ ہی جارہا ہو اور اس کو کوئی بھی ہانکنے والا نہ تو اس صورت میں وہ رائیگاں ہوگا، لیکن نقصان دینے والا رائیگاں نہیں)۔

اور جب کوئی آدمی یا جانور حملہ آور ہو اور اس کا دفاع اسے قتل کرنے کے سوا نہ ہو سکتا ہو تو اسے قتل کر دینے پر بھی کوئی ضمان نہیں ہوگی، اس لیے کہ اس نے اپنے دفاع میں قتل کیا ہے اور اپنا دفاع کرنا جائز ہے، اس لیے دفاع کرتے ہوئے جو کچھ بھی ہو اس کی ضمان نہیں دی جائے گی اور اس لیے بھی کہ اس کے شر سے بچنے کے لیے اسے قتل کیا ہے اور اس صورت میں حملہ آور ہی اپنے آپ کو قتل کرنے والا ہے۔

اور شیخ تقی الدین کہتے ہیں :

(اس پر ضروری ہے کہ وہ حملہ آور کو اپنے آپ سے دور کرے، اور اگر وہ حملہ آور کو قتل کیے بغیر اپنا دفاع نہ کر سکتا ہو تو باتفاق علماء کرام اس کے لیے حملہ آور کو قتل کرنا بھی جائز ہوگا)۔

اور جن اشیاء کے تلف اور ضائع کرنے کی بنا پر ضمان نہیں ان میں آلات لھو ولعب اور موسیقی کے آلات، صلیب، اور شراب نوشی کرنے والے برتن، گمراہ کرنے والی اور خرافات اور بے حیائی سے بھری ہوئی کتب، اس کی دلیل امام احمد کی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کردہ مندرجہ ذیل روایت ہے :

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ وہ وہ چھری لیں اور پھر وہ مدینہ کے بازاروں میں گئے جہاں پر شام سے شراب کے مشکیزے لائے گئے تھے تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں انہیں کاٹ ڈالا اور اپنے صحابہ کو بھی اس کا حکم دیا)۔

تو حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انہیں ضائع تو کیا جائے گا لیکن اس کی ضمان نہیں ہوگی، لیکن یہاں یہ بات یاد رکھی جائے کہ اسے ضائع کرنے کا حکم صاحب قوت

وسلطہ وطاقت کی طرف سے ہوگا، اور مصلحت پر عمل کرتے ہوئے اس کی ضمان بھی ہوگی تاکہ فتنہ وفساد سے بچا جاسکے ۔ .